سوال

(268) تراویح باجماعت میں مسجد میں پڑھ سکتے ہیں یا نہیں ؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تراویح باجماعت مسجد میں پڑھ سکتے ہیں یا نہیں ؟ اگر نماز تراویح باجماعت مسجد میں پڑھ سکتے ہیں ، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غصہ ہونے کی وجہ کیا ہے ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

تراویح کی نماز مسجد میں جماعت کے ساتھ جائز بلکہ سنت ہے ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں جماعت سے تراویح کی نماز پڑھائی ہے ۔ چونکہ نزول قرآن کے زمانہ میں فرض ہونے کا اندیشہ تھا ۔ اس لیے مصلحتاً ناراضگی کا اظہار بھی فرمایا ۔ مندرجہ ذیل حدیثیں اس کے ثبوت میں کافی وشافی ہیں :

(۱) عن جبیر بن نفیر عن أبی ذر قال صمنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یصل بنا حتی بقی سبعٌ من الشهر فقام بنا حتی ذهب ثلث اللیل ثم لم یقم بنا فی الثالثة وقام بنا فی الخامسة حتی ذهب شطر اللیل فقلنا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو نفلتنا بقیة لیلتنا هذه فقال إنه من قام مع الامام حتی ینصرف کتب له قیام لیلة ثم لم یقم بنا حتی بقی ثلاث من الشهر فصلی بنا فی الثالثة ودعا أهله ونساء ه فقام بنا حتی تخوفنا الفلاح قلت له ما الفلاح قال السحور رواه الخمسة وصححه الترمذی

(۲) عن عائشة أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد فصلی بصلاته ناس (منتقیٰ) ثم صلی الثالثة فکثر الناس ثم اجتمعوا من اللیلة الثالثة أو الرابعة فلم یخرج إلیهم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما أصبح قال رأیت الذی صنعتم فلم یمنعنی من الخروج الیکم إلا أنی خشیت أن تفترض علیکم وذلک فی رمضان (متفق علیه) وفی روایة قال کان الناس یصلون فی المسجد فی رمضان باللیل اوزاعاً یکون مع الرجل الشی من القران فیکون معه النفر الخمسة أو السبعة أو أقل من ذلک أو أکثر یصلون بصلاته فخرج إلیهم بعد أن صلی عشاء الاخرة فاجتمع إلیه من فی المسجد فصلی بهم وذکرت القصة بمعنی ما تقدم غیر ان فیها انه لم یخرج إلیهم فی اللیلة الثانیة (رواه احمد)

(۳) وفی صحیح مسلم أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج لیلة فی جوف اللیل فصلی فی المسجد وعلی رجال بصلاته فاصبح الناس فتحدثوا فاجتمع أکثر منهم فصلی فصلوا معه فاصبح الناس فتحدثوا فکثر أهل المسجد من اللیلة الثالثة فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی بصلاته فلما کانت الرابعة عجز المسجد عن أهله حتی خرج لصلوة الصبح فلام قضی الصلوة اقبل علی الناس فتشهد ثم قال أما بعد فانه لم نخف علیٰ مکانکم ولکن خشیت ان تفترض علیکم فتعجز وا عنها فتوفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والأمر علی ذلک

والحاصل ان الذی دلت علیه أحادیث الباب وما یشابهما وهو مشروعة القیام فی رمضان والصلوة فیه وفرادی نقم الصلاة المسماة بالتراویح علی عدد معین وتخصیها بقرأة مخصوصة لم یرد به سنة (نیل الاوطار)

عبارت مذکورہ کا مطلب آپ سمجھتے ہی ہیں ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ناراض ہونے کی وجہ یہی ہے کہ چونکہ نزول وحی کا زمانہ تھا اور یہ عبادت خدا کو محبوب ہے ، کہیں فرض

نہ ہو جائے، اور فرض ہو جانے کے بعد امت کے لیے بڑی دشواری آئے گی۔ اس لیے آپ نے ناراضگی کا اظہار فرمایا، جیسا کہ احادیث مذکورہ اور دیگر روایات سے پتہ چلتا ہے۔

(مولانا) عبدالسلام بستوی شیخ الحدیث مدرسہ ریاض العلوم دہلی، اہل حدیث دہلی جلد نمبر ۴ ش ۱۳)

[قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل]

جلد02

محدث فتویٰ